175314 ـ منگنی و نکاح کے وقت پیسے اور ہدیہ و تحفہ جات دیے اور مہر مؤجل بھی لکھا کر دیا لیکن رخصتی سے قبل ہی طلاق دے تو اس کے لیے کیا ہے ؟

سوال

میں نے اپنی خالہ کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن رخصتی سے قبل ہی کئی ایك اسباب کی بنا پر طلاق دے دی، میں نے پچاس ہزار مہر دینے کا اتفاق کیا تھا، اور تیسر ہزار منگنی کی انگوٹھی وغیرہ اور پچاس ہزار مہر مؤجل تھا، اس کے بعد بیوی کہنے لگی کہ تم مہر مؤجل پچاس ہزار کی بجائے ایك لاکھ کر دو کیونکہ میری پھوپھی کی بیٹی کا مہر مؤجل بھی ایك لاکھ ہے، فعلا میں نے عقد نکاح میں تیس ہزار لکھا اور باقی ستر ہزار کر دینے کا لکھ کر دستخط کر دیے؛ اب مجھے بتایا جائے کہ اس کا شرعی حق کیا ہے ؟
میں نے بیوی کو پچاس ہزار مہر معجل اور تیس ہزار منگنی وغیرہ کے دیے ہیں، اور یہ ساری بیوی کے پاس ہے اس کے علاوہ بہت سارے تحفے تحائف بھی.
مہر مؤجل پچاس ہزار جس پر اتفاق ہوا تھا اور اس کے بعد اسے زائد کر کے اس کی پھوپھی کی بیٹی جتنا کر دیا گیا اور میں نے یہ بھی اتفاق کیا تھا کہ اسے ایك فلیٹ بھی ہدیہ دونگا، یہ علم میں رہے کہ فلیٹ کی قسطیں میں ابھی تك ادا کر رہا ہوں، اور دو برس بعد فلیٹ میری ملکیت میں آ جائیگا کیا اگر ہدیہ شادی یا عدم شادی کے ساتھ مشروط تھا تو کیا یہ اس کا حق ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ فلیٹ نہ تو ابھی میرے قبضہ میں ہے اور نہ ہی بیوی کے قبضہ میں؛ کیونکہ مجھے فلیٹ دو برس بعد ملنا ہے، برائے مہربانی اس کی معلومات فراہم کر کے عند اللہ ماجور ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو رخصتی و دخول سے قبل طلاق دے اور اس کا مہر مقرر کر چکا ہو تو مقررہ مہر کا نصف بیوی کو دیا جائیگا:

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم انہیں چھونے (دخول و رخصتی) سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر

کا نصف انہیں دیا جائیگا، الا یہ کہ وہ عورتیں اسے معاف کر دیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے، اور تم معاف کر دو تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، اور بے شك اللہ اس کو جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے البقرة (237).

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" فقھاء کرام کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مہر مقرر کرنے کے بعد کسی عورت کو دخول و رخصتی سے قبل طلاق دے تو مقررہ مہر کا نصف دینا واجب ہوگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے قبل طلاق دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو پھر تم نے جو مقرر کیا ہے اس کا نصف (لازم) ہے .

اس باب میں یہ آیت نص صریح ہے، اس لیے اس پر عمل کرنا واجب ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (39 / 177).

آپ نے جو نقدی اور انگوٹھی وغیرہ دی وہ سب مہر ہے اس لیے بیوی پر لازم ہے کہ اس کا نصف آپ کو واپس کرے، اور آپ پر مہر مؤجل کا نصف اسے دینا لازم ہے، اس طرح وہ آپ کو پچیس ہزار اور منگنی پر دیے گئے نصف واپس کریگی، اور آپ اسے پچاس ہزار دیں کیونکہ مہر مؤجل بڑھا کر ایك لاکھ کر دیا گیا تھا.

دوسری بات:

مہر کے علاوہ باقی مانندہ تحفے اور ہدیے وغیرہ کے بارہ میں گزارش ہے کہ: اگر تو طلاق بیوی کے مطالبہ پر ہوئی ہے تو پھر آپ یہ تحفے وغیرہ واپس دینے کا مطالبہ کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ تحفے ایك مقصد یعنی شادی کی غرض سے دیے گئے تھے، اور اب یہ مقصد ہی فوت ہوگیا تو اس طرح انہیں واپس لینا جائز ہوا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ منصوص شرعی اصول کے موافق مذہب پر جاری ہے وہ یہ جسے بھی کسی سبب کی بنا پر کوئی ہدیہ دیا گیا یا کوئی چیز ہبہ کی گئی تو یہ سبب کے ثبوت سے ثابت ہوگی اور سبب زائل ہونے زائل ہو جائيگا، اور سبب کے حرام ہونے سے حرام ہوگا، اور اس کے حلال ہونے سے حلال ہوگا...

مثلا اگر اگر عقد نکاح سے قبل ہدیہ دیا گیا اور انہوں نے اس سے نکاح کرنے کا وعدہ کر لیا تھا لیکن شادی کسی دوسرے کے ساتھ کر دی تو وہ ہدیہ واپس لےگا، اور پیشگی دی گئی نقدی کو مہر میں شمار کیا جائیگا، چاہے مہر

میں نہ بھی لکھا گیا ہو، جب وہاں یہ عادت ہو، یعنی جب ان میں رواج ہو کہ یہ مہر میں شامل ہوتی ہے " انتہی

ماخوذ از: الفتاوی الکبری (5 / 472).

رہا فلیٹ تو وہ آپ واپس لے سکتے ہیں، چاہے آپ نے طلاق دی ہو یا بیوی نے طلب کی ہو، کیونکہ یہ ایسا ہبہ ہے جو ابھی قبضہ میں ہی نہیں گیا، اور قبضہ میں جانے سے قبل اسے واپس لینا جائز ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" جمہور علماء کے ہاں قبضہ میں جانے سے قبل ہبہ واپس لینا جائز ہے، لہذا جب قبضہ میں چلا جائے تو شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں واپس نہیں لیا جا سکتا، لیکن والد اپنے بیٹے کو ہبہ کردہ واپس لے سکتا ہے، اور احناف کے ہاں اگر اجنبی کے لیے ہو تو وہ واپس لے سکتا ہے.

اور مالکیہ کے ہاں نہ تو قبضہ سے پہلے واپس لینا جائز ہے اور نہ ہی قبضہ کے بعد واپس لیا جا سکتا ہے، لیکن والد اپنے بیٹے کو ہبہ کردہ واپس لے سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (6 / 164).

اور اگر آپ بیوی کو دیے گئے چھوٹے ہدیے اور تحفے چھوڑ دیں اور فلیٹ لے لیں تو یہ بہتر ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور آپ دونوں کو اپنی وسعت سے غنی فرما دے.

واللہ اعلم .